REGD. No. L. 6254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۳ رجب ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲؍

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۲ صلح ۱۳۳۹ھش ۔ ۲ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ یکم جنوری ۔ بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ رات نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔ احباب جماعت درد و الحاح سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں ۔

خاکسار ۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

وقفِ جدید کے نئے سال کا گرانقدر وعدہ

احباب اپنے وعدے جلد بھجوائیں

اخبار الفضل مورخہ ۳۱ ؍ دسمبر ۱۹۵۹ء میں احباب وقفِ جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام ملاحظہ کر چکے ہوں گے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کے ساتھ ہی نئے سال کے لئے چھ صد روپے کا گراں قدر وعدہ فرمایا ہے ۔ نیز بزرگان و احباب ربوہ نے اپنے اپنے وعدے کثرت سے بھجوانے شروع کر دیئے ہیں ۔ بیرونی جماعتوں کے امراء اور دیگر عہدہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اطاعت میں سبقت لے جانے کے جذبے کے ماتحت جلد از جلد اپنی اپنی جماعتوں کے وعدوں سے مطلع فرمائیں تاکہ ان کی طرف سے حضور کی خدمت میں وعدے پیش کر کے دعا کے لئے عرض کیا جائے ۔

خاکسار ۔ سید منیر احمد باہری ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۔ یکم جنوری ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو نسبتاً آرام ہے ۔ کبھی کبھی درد ہو جاتی ہے ۔ کلائی کی حرکت میں بہت خفیف فرق پڑا ہے ۔

صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے ۔

خاکسار ۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱ ؍ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز پنجشنبہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر سابق مبلغ امریکہ کے برادر اصغر جمیل احمد صاحب اکبر (ابن مکرم میاں عمر دین صاحب مرحوم) مقیم واشنگٹن کا نکاح محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ کی صاحبزادی امۃ الہادی زکیہ صاحبہ کے ہمراہ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا ۔ امۃ الہادی زکیہ صاحبہ کی طرف سے ان کی والدہ کے نانا مکرم فقیر محمد خان صاحب کابلی اور جمیل احمد صاحب اکبر کی طرف سے ان کے برادر اکبر مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ولی تھے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح اور ہر لحاظ سے بابرکت کرے ۔ اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین ۔

مہاجرین کی بحالی اور دعاوی کے تصفیہ کا کام مکمل ہو گیا

وزیر بحالیات لفٹنٹ جنرل محمد اعظم خاں کا اعلان

کراچی یکم جنوری ۔ لفٹنٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے کل رات قوم کو بتایا کہ بحالیات اور تصفیہ کا کام جو گزشتہ بارہ سال میں نہیں ہو سکا تھا ۔ بارہ ماہ سے بھی کم عرصہ میں پایہ تکمیل تک پہنچا دیا گیا ہے ۔ وزیر بحالیات کل رات ایک تقریر نشر کر رہے تھے ۔ آپ نے کہا کہ آج کے بعد مہاجر اور مقامی میں کوئی امتیاز نہیں رہے گا ۔ آئندہ پاکستان کے تمام شہری خواہ ماضی میں ان کا نام کچھ ہی کیوں نہ رہا ہو متحد ہو کر پاکستان کی خدمت میں مصروف ہو جائیں گے ۔ کیونکہ پاکستان کی ترقی ساری قوم کی ترقی ہے ۔ جنرل اعظم خاں نے ایسے تمام لوگوں کو متنبہ کیا جنہوں نے ابھی تک ناجائز طور پر متروکہ جائدادوں پر قبضہ جما رکھا ہے ۔ یا جنہوں نے بوگس کلیموں کی بدولت متروکہ جائداد حاصل کر لی ہے ۔ وزیر بحالیات نے ان لوگوں کو مشورہ دیا ہے ۔ کہ وہ سیٹلمنٹ افسروں کو فی الفور ایسی کارروائی کی اطلاع دے دیں ۔ اور ایسی جائداد بھی ان کے سپرد کر دیں ۔ ورنہ انہیں سخت سزا دی جائے گی ۔ اور انہیں عوام کی نظروں میں ذلیل و خوار ہونا پڑے گا ۔

وزیر بحالیات نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اہم کام کی تکمیل میں ان کی امداد کی ہے آپ نے کہا میں قومی اخبارات کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سیٹلمنٹ کے کام اور پالیسی کی پبلسٹی میں مجھ سے پورا تعاون کیا ہے ۔

وزیر داخلہ کا عزم لاہور

راولپنڈی یکم جنوری ۔ لیفٹنٹ جنرل کے ایم شیخ وزیر داخلہ ۲ ؍ جنوری کو خیبر میل کے ذریعہ عازم لاہور ہو جائیں گے ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۶۰ء

تفسیر القرآن کے معیار

(آخری قسط)

گذشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ برکات الدعا میں سے ایک اقتباس نقل کیا ہے جس میں آپ نے فہم و تفسیر قرآن کے ساتویں معیار "وحی ولایت اور مکاشفات محدثین" کی تشریح فرمائی ہے۔ جیسا کہ ان الفاظ سے ہی ظاہر ہے قرآن فہمی اور تفسیر القرآن کا یہ درجہ خاص ہے اور یہ کمال صرف ایسی ہستیوں کو دیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے "امامت" کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ خود قرآنی معارف سمجھاتا ہے اور جن کو بذریعہ وحی و الہام قرآن کریم کی تفسیر اور اس کا فہم سکھاتا ہے۔ اور وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دنیا کی راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں

ظاہر ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں ان کو دینی علوم میں پورا پورا کمال حاصل ہونا لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

یعنی قرآن کریم ہم ہی نے دنیا کی راہنمائی کے لئے نازل کیا ہے اس لئے اس کے محافظ بھی خود ہم ہی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں قرآن کریم کی ظاہری حفاظت ہمارے ذمہ ہے اور ہم ایسے سامان پیدا کر دیں گے کہ نہ تو اس میں کوئی تحریف و تبدیل ہوگا اور نہ اس کا ایک ذرہ بھر کم یا زیادہ ہوگا اور قیامت تک جس صورت میں یہ ہماری طرف سے بھیجا گیا ہے۔ اسی صورت سے قائم رہیگا بعینہٖ اسی طرح اس ظاہری حفاظت کے ساتھ ساتھ ہم قرآن کریم کی معنوی حفاظت بھی کرینگے یعنی ہم ایسے انسان بھیجتے رہیں گے جنکو ہم خود علوم و معارف قرآنی سے واقف کریں گے اور ہر زمانہ کے لحاظ سے قرآن کے دقائق و حقائق انکے ذریعہ واضح کرتے رہینگے

یہ تو اللہ تعالیٰ کا خود قرآن کریم میں وعدہ ہے اس کی تائید یا وضاحت حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا سے بھی ہوتی ہے یعنی اللہ ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ بھیجتا رہے گا جو امت محمدیہ کے لئے دین کی تجدید اور احیاء کرتے رہیں گے۔

ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کی غرض یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ قرآن کریم کے علوم و معارف جو اس زمانہ کے عام فہموں اور ذہنوں سے بالا ہیں یا جو ان سے محو ہو چکے ہیں۔ از سر نو ان کو واضح فرماتا رہے گا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ وہی ہوں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کرتا رہے گا اور ان کو اپنی وحی و الہام اور کشوف کے ذریعہ یہ علوم و معارف عطا کرے گا اور بالبداہت ایسے لوگ وہی ہوں گے جو امت کی راہنمائی اور امامت کے لئے کھڑے کئے جائیں گے۔ تاکہ امت محمدیہ میں اسلام کی تجدید و احیاء ہوتی رہے اور اس طرح کلام اللہ قیامت تک دنیا کے لئے صحیح راہنمائی کا ذریعہ بنا رہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ ضرورۃ الامام میں ان قوتوں کو بیان فرمایا۔ جو امام الزمان میں ہونی چاہئیں چنانچہ چھٹی قوت کے متعلق آپ فرماتے ہیں

"چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کے لئے ضروری ہوتا ہے امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور ان کے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقد اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔ غرض جو لوگ امام الزمان ہوں ان کے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کے لئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے ان کی دعا کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا بلکہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی بلکہ وہ بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھہ کر رہا ہے اور امام الزمان کی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے کہ تا ان کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہو اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔

اس سے واضح ہے کہ جن لوگوں کو وحی اور کشوف کے ذریعہ علوم و معارف قرآن سمجھائے جاتے ہیں وہ وہی ہوتے ہیں جن کو زمانے کی امامت کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے جو تجدید و احیائے دین کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہاں ان لوگوں کو مستثنا سمجھنا چاہیئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ دنیا کی راہنمائی کے لئے نہیں بلکہ محض اپنی سکینت قلب کے لئے قرآن کریم کے معنی القا کرتا ہے ان لوگوں کا معاملہ جدا ہے ایسے لوگوں پر امامت کا فرض عاید نہیں کیا جاتا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متذکرہ رسالہ میں واضح فرمایا ہے۔

"یہ صحیح نہیں ہے کہ ہر ایک شخص جس کو کوئی خواب سچی آوے یا الہام کا دروازہ اس پر کھلا ہو وہ اس نام سے موسوم ہو سکتا ہے بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے۔ جس کی وجہ سے آسمان پر اس کا نام امام ہے؟ اور یہ تو ظاہر ہے کہ صرف تقویٰ اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہیں کہلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واجعلنا للمتقین اماما پس اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پھر تمام مومن متقی امام ہی ہوئے اور یہ منشاء آیت کے برخلاف ہے اور ایسا ہی بموجب نص قرآن کریم کے ہر ایک ملہم اور صاحب رؤیاء صادقہ امام نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم میں عام مومنین کے لئے یہ بشارت ہے کہ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا یعنی دنیا کی زندگی میں مومنین کو نعمت ملے گی کہ اکثر سچی خوابیں انہیں آیا کریں گی یا سچے الہام ان کو ہوا کریں گے۔ پھر قرآن شریف میں ایک دوسرے مقام

(باقی صفحہ پر)

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تعلیمی مساعی

ایک نئی جماعت کا قیام ۔ تقاریر اور لٹریچر کی وسیع اشاعت

احمدیہ سکولوں کی نگرانی و انتظام

از مکرم محمد اسحٰق صاحب بی۔ اے مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر

رپورٹ شمالی نائیجیریا

اس حلقہ کے انچارج برادرم مولوی محمد بشیر احمد صاحب شاد ہیں۔ وہ اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں۔

نئی جماعت کا قیام

کانو کے نزدیک ایک نواحی بستی میں قبل ازیں صرف دو احمدی موجود تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے عرصہ میں مزید تیس احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ چنانچہ اس ماہ جماعت کی باقاعدہ تنظیم کی گئی۔ چونکہ یہ بستی ہمارے مشن ہاؤس اور مسجد سے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس لئے وہاں علیحدہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا انتظام کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس کے لئے وہاں کے ایک مخلص دوست نے عارضی طور پر اپنی جگہ پیش کی۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے وہاں جا کر جماعت کے باقاعدہ قیام کا انتظام کیا۔ اور اس روز سے وہاں باقاعدہ نماز باجماعت ادا کرنے کا آغاز کیا گیا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے جماعت کے احباب کو جماعت کے اتحاد، تنظیم اور نماز باجماعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ نیز وہاں کے ایک دوست کو امام الصلوٰۃ اور دوسرے دوست کو درس و تدریس کے لئے مقرر کیا۔

اس کے بعد اگلے ہفتہ وہاں ایک تبلیغی لیکچر کے لئے گیا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر دیا گیا۔ جس میں دو صد کے قریب احمدی اور غیر احمدی احباب شامل ہوئے لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

اس ماہ خاکسار کو کانو کے ایک مشہور ہال میں ایک لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ لیکچر کے بعد سامعین کی طرف سے دریافت کردہ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ اور یہ سلسلہ مغرب کی نماز تک جاری رہا۔ اس لیکچر کے لئے ایک ہفتہ قبل پریس ریلیز تیار کر کے مقامی روزناموں کو بھجوایا گیا۔

جماعت کی مخالفت

گو شمالی نائیجیریا میں ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا نیر صاحب رضی اللہ عنہ کی آمد کے بعد سب سے پہلے کانو میں رہنے والے بعض لوگوں کو قبول احمدیت کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس کے بعد مختلف شہروں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ لیکن یہ سب لوگ تجارت یا ملازمت کے سلسلہ میں اس علاقہ میں مقیم ہیں۔ اس علاقہ کے "ہاؤسا" باشندوں کو ابھی تک قبول احمدیت کی توفیق نہ ملی تھی۔ لیکن گزشتہ سال سے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں اڑھائی صد احباب کو قبول احمدیت کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔ جس میں اکثریت یہاں کے باشندوں کی ہے۔ جماعت کی اس غیر معمولی ترقی کو دیکھ کر جماعت کے مخالفین کو سخت فکر دامنگیر ہوا۔ اور انہوں نے پبلک لیکچروں کے ذریعہ جماعت کے خلاف تقریروں کے سلسلہ کا آغاز کیا۔ بعد میں یہ لوگ وفود کی صورت میں نو احمدی احباب کے گھروں پر جا کر انہیں احمدیت سے توبہ کرنے کے لئے مجبور کرتے رہے۔ اور ان کے اعزہ و اقارب کے ذریعہ بھی انہیں ڈرایا دھمکایا اور مرعوب کیا جاتا رہا۔ اخبارات میں بھی مضامین ہمارے خلاف لکھے گئے۔

ان حالات میں جماعت کے خلاف شائع شدہ مضامین کے مندرجات اور تقاریر کی تردید پر مشتمل مضامین یہاں کے مقامی روزنامہ اخبارات میں انگریزی اور ہاؤسا زبان میں شائع کرائے گئے۔

بعض مضامین جماعت کے عقائد کی تفصیلات کے بارہ میں بھی شائع کروائے گئے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے یہاں کے ایک اخبار Daily Comet کی اشاعت کے لئے ایک مضمون دیا۔ ایک روزنامہ Northern Star کے رپورٹر کو جوشن میں آیا انٹرویو دیا۔ اور جماعت کے عقائد کی وضاحت کی

جماعت کی اس مخالفت کا سب سے بڑا فائدہ یہ بھی ہوا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا نام ہر گھر میں پہنچ گیا ہے۔ اور لوگ اب پہلے سے زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔

وصایا کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیۃ کا انگریزی ترجمہ "The Will" موصول ہونے پر جماعت کے مخلص احباب میں تقسیم کیا۔ نیز تمام دوستوں کو نظام وصیت کی تفصیلات سے آگاہ کیا گیا۔ اور انہیں وصیت کی تحریک کی گئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ یہاں جماعت کے احباب کو نظام وصیت سے متعارف کرانے کے بعد انہیں عملی رنگ میں اس نظام میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی ہے۔

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے دو احباب وصیت کرنے پر رضامندی کا اظہار کر چکے ہیں۔ دیگر مخلص احباب کو بھی فرداً فرداً وصیت کی تحریک کی گئی ہے۔ امید ہے بعض مزید احباب وصیت کر کے مالی قربانیوں میں ہزاروں پاکستانی مخلص احباب کے شانہ بشانہ کھڑا ہونے کی سعادت حاصل کریں گے۔

ایک ہاؤسا نوجوان عالم جو گزشتہ سال بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوا ہے خاکسار کے زیر تربیت ہے۔ اس کو تبلیغ کے لئے ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ یہ نوجوان خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص ذہین اور تبلیغ کا سچا جوش رکھتا ہے۔ اسے جماعت کے مختلف اہم مسائل کے بارہ میں قرآن مجید حدیث اور دیگر کتب سے تفصیلی نوٹ لکھوائے جاتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں خاص طور پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات سکھائے گئے۔ اور اسی بارہ میں بھی نوٹس لکھوائے گئے۔

خطبات جمعہ

چونکہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی کثرت سے ہماری مسجد میں آتے ہیں۔ اس لئے ان دنوں خطبات جمعہ میں ہماری جماعت کے خلاف عائد کردہ الزامات کی تردید اور جماعت کے عقائد کی وضاحت کی جاتی رہی۔

ہاؤسا زبان کے اسباق

گزشتہ ماہ مکرم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ شمالی نائیجیریا کے دورہ پر تشریف لائے۔ انہوں نے ہدایت فرمائی کہ میں مقامی

اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل احباب کو ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۱ء تک کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔

(مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اراکین خصوصی

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
(۲) جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
(۳) محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
(۴) محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال
(۵) محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

عہدیداران و اراکین عمومی

عہدہ	نام
(۱) نائب صدر	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
(۲) قائد عمومی	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے
(۳) قائد تعلیم	" مولوی جلال الدین صاحب شمس
(۴) قائد تربیت	" مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری
(۵) قائد ذہانت و صحت جسمانی	" صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
(۶) قائد خدمت خلق	" چوہدری ظہور احمد صاحب
(۷) قائد مال	" محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم۔ اے
(۸) قائد اصلاح و ارشاد	" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

باشندوں کی زبان "ہاؤسا" سیکھنے کی کوشش کرتی ہی۔ ہاؤسا مغربی افریقہ کی اہم زبانوں میں سے ہے اور کم و بیش مغربی افریقہ کے تمام حصوں میں اس کے بولنے والے اور سمجھنے والے پائے جاتے ہیں۔ اس ماہ سلسلہ میں ایک احمدی دوست کی مدد سے ہاؤسا زبان کے باقاعدہ اسباق لیتا رہا۔

مغربی نائیجیریا

ابادان مغربی نائیجیریا کا صدر مقام ہے جہاں خاکسار آجکل قیام پذیر ہے۔ ماہ اکتوبر میں حسب ذیل امور تبلیغی مساعی کے ضمن میں سرانجام دیئے گئے

یونیورسٹی کالج ابادان اور نائیجیریا کالج ابادان میں مسلم سٹوڈنٹس سوسائٹی کے نمائندوں کی طرف سے خاکسار کو ان کی ہفتہ وار میٹنگز میں تقاریر کے لئے مدعو کیا جاتا رہا۔ چنانچہ عمومی تقاریر کے علاوہ حسب ذیل مضامین پر تقاریر کیں اور متعدد سوالات کے جوابات دیئے

(۱) اسلامی شریعت اور مغربی تمدن۔

(۲) اسلام میں ازدواجی احکام

تقاریر کے بعد طلبہ میں لٹریچر اور اخبار ٹروتھ بھی تقسیم کیا جاتا رہا

گورنمنٹ کالج ابادان میں مسلم سٹوڈنٹس سوسائٹی کے کارکنوں کے ملنے کے لئے خاکسار گیا اور طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا۔

ابادان کے ہر دو روزنامہ اخبارات نائیجیرین ٹربیون اور Defender میں مسلمانوں کے لئے فیچر کالم کے ماتحت دو مضامین خاکسار کے شائع ہوئے جن کے عنوان یہ ہیں (۱) قرآن کریم رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا زندہ جاوید معجزہ ہے (۲) جہنم کے متعلق قرآنی نظریہ۔

ابادان ڈویژن میں پانچ احمدیہ سکولز کے لئے بطور جنرل مینیجر انتظام و نگرانی خاکسار کے ذمہ ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم سے خط و کتابت اور دیگر فرائض سرانجام دیئے۔ متعلقہ حکام سے ملنے کے لئے جاتا رہا۔ نیز بعض افسران کو مشن ہاؤس میں مدعو کیا گیا۔

مشن کے زیر اہتمام احمدیہ ٹیچرز ٹریننگ سنٹر میں ۵ طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہاں روزانہ لیکچر دیئے جاتے رہے اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔

مقامی جماعت میں درس تدریس۔

تربیت و خطبات جمعہ کا سلسلہ جاری رہا۔۔۔

نظام الوصیت کی تاریخ و اہمیت احباب جماعت کو سمجھائی گئی۔

مشن ہاؤس میں آنے والے زائرین کو تبلیغ کی جاتی رہی۔ بعض لبنانی افراد کے لئے مشن ہاؤس میں وقتاً فوقتاً مذہبی و دینی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔

اسی مہینہ پاکستان سے خاکسار کی بڑی ہمشیرہ کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

دو مقامات کا دورہ کیا گیا جہاں ہمارے سکول بھی ہیں۔ اسی طرح شہر کا دورہ کیا گیا جو یہاں سے پچاس میل پر واقع ہے وہاں خاکسار کو انصار الدین سیکنڈری سکول میں اسلام پر تقریر کرنے اور طلبہ کے سوالات کے جواب دینے کا موقعہ ملا۔ سکول کے ریڈنگ روم کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

ابادان اور نواحی علاقوں میں تقسیم لٹریچر اور اخبار ٹروتھ کی تقسیم کے ذریعہ احمدیت کا پیغام مختلف شخصیتوں تک پہنچایا جاتا رہا فالحمد للہ۔

بالآخر احباب جماعت و بزرگان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہم سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی برکات و فیوض کے طفیل ہماری مساعی میں برکت دے۔ اور احمدیت کی فتوحات کے دن ہمارے لئے قریب تر کر دیوے۔ وما ذالک علے اللہ بعزیز وھو المستعان۔ آمین:

جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل ہدایات کو ملحوظ خاطر رکھ کر شعبہ استقبال کی اعانت فرمائیں:۔

(۱) چلتی گاڑی سے اترنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ بلکہ جب گاڑی پلیٹ فارم پر رک جائے تب اتریں اور سامان کو تیزی مگر احتیاط سے اتاریں۔ ربوہ اسٹیشن پر اترتے وقت اپنے گنے ہوئے نگوں کو پھر دیکھ لیں۔

(۲) یہ امر ملحوظ رکھیں کہ گاڑی اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک آپ کا پورا سامان نہیں اتر جاتا۔ اگر کسی خاص ضرورت کے ماتحت گاڑی ٹھہرانا مقصود ہو تو زنجیر کھینچنے کی بجائے ریلوے یا شعبہ استقبال کے کسی کارکن (جس کے کندھے پر شعبہ استقبال کا بیج لگا ہوگا) سے کہہ دیں۔

(۳) گاڑی یا موٹر سے اترنے کے بعد اپنا سامان کسی محفوظ جگہ پر رکھ لیں۔ اس کے بعد قلی سے سامان اٹھوائیں۔ مگر اس سے قبل قلی کا نمبر ضرور نوٹ کر لیں۔ نہایت ضروری ہے

(۴) وہ مہمان جو ٹانگہ میں آئیں وہ ٹانگہ لینے سے قبل یہ تسلی کر لیں کہ آیا اس کے پاس شعبہ استقبال کی طرف سے جاری کردہ نمبر ہے۔

(۵) ہر قلی اور ٹانگہ بان کے پاس شعبہ استقبال کی طرف سے شائع کردہ اجرت نامہ ہوگا اس کو دیکھ کر اجرت دیں۔

(۶) دوران سفر میں جو شکایات پیدا ہوں وہ جلد سے جلد دفتر استقبال کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

(۷) ربوہ میں کئی مقامات پر مہمانوں کی فرودگاہوں کا نقشہ چسپاں کیا جا رہا ہے اس کو دیکھ کر آپ اپنے جائے قیام کو پا لیں گے اس کے علاوہ دیگر اطلاعات دفتر اطلاعات عامہ یا دفتر استقبال سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(۸) اسٹیشن چھوڑنے سے قبل گیٹ پر ٹکٹ ضرور دے کر جائیں۔ اسٹیشن کی حدود کے اندر ٹکٹ کسی کو نہ دیں۔

(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تاکیدی ارشاد ہے کہ گاڑی میں ٹکٹ لے کر سفر کریں اس لئے دوست اس کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں۔

(۱۰) واپسی پر اس شہر کا ٹکٹ لیں جہاں جانا ہے درمیانی واسطہ اختیار نہ کریں۔ اگر کہیں کوئی دقت ہو تو فوراً شعبہ استقبال سے رابطہ پیدا کریں۔

(۱۱) اپنے سفر و حضر میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ آپ نے جماعت احمدیہ کے شایان شان نظم و ضبط دکھانا ہے۔ ہر مقام پر اسی طرح نظم و ضبط کے مظاہرہ کی آپ سے توقع کی جاتی ہے (ٹکٹ لیتے وقت اسی طرح اسٹیشن سے نکلتے وقت لائنوں میں باری باری گذریں)

(۱۲) جیب تراش آپ کی جیب پر ہی ڈاکہ نہیں ڈالتا بلکہ آپ کی بیدار مغزی اور چوکسی کو بھی داغدار کرتا ہے۔ پس ہوشیار رہیں اور جیب تراش کی ہر کوشش کو ناکام بنائیں۔

(۱۳) خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے ہوئے ربوہ میں داخل ہوں۔

قلیوں کا اجرت نامہ

(۱) اسٹیشن سے ملحقہ دونوں اطراف کے مکانات ۳/ آنے

(۲) اسٹیشن سے دفاتر تحریک جدید، ہال لجنہ اماء اللہ، مجلہ ج۔ محلہ دارالرحمت ۴/

(۳) اسٹیشن سے مسجد مبارک۔ نصرت گرلز ہائی سکول و کالج و دارالصدر شرقی ۴½/ آنے

(۴) اسٹیشن دارالصدر غربی و ہائی سکول ۵/ آنے

(۵) اسٹیشن سے کالج ریسرچ دریا کے قریب کا محلہ اور دار الیمن ۸/ آنے۔

بس کے اڈہ سے

(۱) دارالصدر شرقی، مسجد مبارک، ہال لجنہ، دفتر انجمن و تحریک جدید ۳/

(۲) نصرت گرلز کالج، نصرت گرلز ہائی سکول دارالصدر غربی محلہ ج ۴/

(۳) مکانات محلہ اسٹیشن حلقہ و دارالصدر غربی نزد اسٹیشن ۴½/

(۴) محلہ دارالرحمت غربی، شرقی وسطی۔ ۵/

(۵) ہائی سکول۔ دارالیمن۔ باب الابواب۔ ۶/

(۶) کالج ریسرچ ۷/

(۷) دارالنصر ۱۰/

(نوٹ) سامان کا وزن ایک من ہونا چاہئیے۔

(ناظم استقبال جلسہ سالانہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب پنشنر چک ۹۶ گ ب صریح ضلع لائلپور میں عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ آپ مخلص، مجاہد، موصی اور سلسلہ کی ہر تحریک میں پیش از پیش قربانی کرنے والے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین

(فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید سرگودھا)

(۲) میرے مرحوم بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر کی بیٹی صفیہ اہلیہ ملک عبدالقادر صاحب جمعدار ملٹری ڈیپارٹمنٹ کومیلا مشرقی پاکستان میں سخت بیمار ہے۔ کامل شفایابی کے لئے سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے (محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت۔ ربوہ)

(۳) میرے والد محترم چوہدری ولی محمد صاحب ونیس گذشتہ چند روز سے ٹانگ میں شدید درد کے باعث بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں (ظفر احمد ایم۔ اے واقف زندگی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلیٰ معیارِ زندگی

اسلام، ایک کامل و اکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جو انسان کی مادی اور روحانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے اور جس پر عمل پیرا ہو کر بنی نوع انسان اشرف انسانیت کے بلند مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے۔ اس ضابطہ کی اگر دیانتداری سے پیروی کی جائے اسے ہر قول اور ہر کردار میں ملحوظ نظر رکھا جائے تو جہاں انسان کو دنیاوی آسائشیں میسر آسکتی ہیں۔ وہاں طمانیت قلب و روح کی دولت سے بھی سرفراز ہو سکتا ہے۔ انسانی زندگی کے دونوں پہلوؤں کی کامیابی کے لئے اس ضابطہ کا ہر اصول انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی اپنی جگہ لازمی ہے فطرت کا بھی یہی دستور ہے کہ ہر کام ایک ضابطہ اور ترتیب کے ساتھ انجام پاتا ہے۔ موسم، ہوا، سورج اور پانی کے عمل کی مثالیں اگر پیش نظر رکھی جائیں تو معلوم ہوگا۔ ترتیب اور باقاعدگی اس سارے نظام کا خاصہ ہے اور ان کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط کیا گیا ہے کہ ایک کے بغیر دوسرے کا وجود مہمل بن جاتا ہے اگر ان میں سے ایک جنس بھی کمیاب یا نابود ہو جائے تو اس کا اثر سارے نظام پر ظاہر ہوگا۔

"معیارِ زندگی" اگرچہ ایک اصطلاح اور حقیقت ہے۔ لیکن ماہرین معاشیات اس کی ابھی تک کوئی ایسی تعریف پیش نہ کر سکے جسے قبولیت عامہ حاصل ہو لیکن بنیادی طور پر اس معیار کو حیاتِ انسانی میں اقتصادی اہمیت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کی مسلسل محنت اور حصولِ زر کا باعث بہتر معیار زندگی کی لگن ہے۔ قوم کی معاشی ترقی میں معیار زندگی سے مراد زندگی کی آسائشیں، لوازمات اور تعیشات کی وہ مقدار یا اکائی ہے جس کی کوئی قوم یا جماعت عادی ہو چکی ہے اور جس کو متوازن رکھنے کے لئے کسان کھیتوں میں، مزدور کارخانوں میں، کلرک دفتروں میں، ادیب اخبارات اور نشر و اشاعت کے اداروں میں اور تاجر منڈیوں میں ہر دم مصروف عمل رہتے ہیں یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ افراد و اقوام کے معیار زندگی کا انحصار ان کے پیدائش دولت کے طریقوں اور معاشی وسائل پر ہے جس ملک میں معاشی وسائل وافر اور پیدائش دولت کے بہتر طریقے ہوں گے ان کا معیار زندگی قدرتی طور پر اعلیٰ اور قابل فخر ہوگا۔ لیکن اگر پیدائش دولت کے بہتر طریقے نہ ہوں تو معیار زندگی بلند ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا معاشی ترقی میں ہمیں یہ مشاہدہ کرنا ہوتا ہے کہ کسی ملک میں پیدائش دولت کے کس قدر اور کس نوعیت کے طریقے موجود ہیں عاملین پیدائش میں دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہے یا نہیں۔ پس جس قوم یا ملک میں عاملین پیدائش کے درمیان دولت کی تقسیم منصفانہ ہوتی ہو اور دولت پیدا کرنے کے جدید ذرائع استعمال میں لائے جاتے ہوں۔ ان کا معیار زندگی جماعتی اور انفرادی دونوں صورتوں میں بہتر اور اطمینان بخش ہوگا

کام کرنا ایک ہنر ہے۔ اس ہنر کا باعث

اکثر اوقات انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا معیارِ زندگی بلند ہو جائے اور سوسائٹی میں اسے عزت و افتخار نصیب ہو۔ اس خواہش سے ملک کی معاشی ترقی کی اساس قائم ہوتی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے افراد ہر دم مصروف کار رہتے ہیں۔ ہر وقت مصروف کار رہنے سے مراد یہ نہیں کہ افراد دن رات کام کرتے رہتے ہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان کے اوقاتِ کار اور اوقات تفریح میں ایک خوشگوار تناسب ہوتا ہے۔ جس سے نہ تو ان کی کام کرنے کی صلاحیتیں زائل ہوتی ہیں اور نہ اخلاقی، ذہنی اور دماغی خلفشار پیدا ہوتا ہے

اکثر افراد اور جماعتیں اپنی زندگی کے موجودہ تسلی بخش معیار پر ہی اکتفا کر کے یہ عذر پیش کرتی ہیں کہ ہماری قسمت میں ہی لکھا تھا۔ اس طرح جہاں وہ قسمت کا رونا روتے ہیں وہاں خدا کے بھی شاکی بن جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور گمراہ کن احساس ہے۔ یہ ٹھیک کہ خدا تعالیٰ انسان کی روزی اور دیگر اشیاء کی تقسیم خود کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ بمصداق 'حرکت میں برکت ہے' کے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی جائز خواہشات اور احتیاجات کو تسکین دینے کے لئے کوشش اور کام کرے۔ پس ضروری ہے کہ قسمت کا رونا روئے بغیر ہم اس ذاتِ وحدہٗ لا شریک پر بھروسہ کر کے اپنے معیارِ زندگی کو جائز اور اسلام کی مقرر کردہ حدود تک بڑھائیں یہ جاننا ضروری ہے کہ اعلیٰ معیار زندگی کے لئے معاشی وسائل کا بہتر استعمال بھی لازمی ہے۔

- زمین کو بیکار اور غیر مزروعہ نہ چھوڑا جائے۔
- جن دریاؤں سے آبپاشی کا کام لیا جاتا ہے۔ ان پر بند باندھ کر سیلاب کی تباہ کاریوں کو روکا جائے اور سیلاب کے زور کو توڑنے کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔
- معاشی وسائل کو اس طرح منظم کیا جائے کہ ایسی اشیاء پیدا ہوں جن کی صارفین کو ضرورت ہو اور بیچنے والے بھی نفع کما سکیں۔

اس کے علاوہ معیار زندگی افراد کے ذوق و شوق ماحول، ملکی حالات اور جغرافیائی پابندیوں پر منحصر ہوتا ہے مثال کے طور پر ہمارے ملک میں لوگوں کا ایک طبقہ ایسا بھی موجود ہے جو سادہ لباس اور سادہ خوراک کو عزت کا باعث اور ملک کی خدمت گردانتا ہے۔ لیکن اکثریت ایسے افراد کی ہے جو بہتر اور جدید لباس اور قسم قسم کے کھانوں کے دلدادہ ہیں اور اسی میں اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ بہرکیف معیار زندگی سے مراد یہ ہے کہ انسان کو لوازماتِ زندگی کے علاوہ اور بھی کئی احتیاجات کی تسکین کے وسائل مہیا ہوں اور وہ اپنی زندگی میں ایک گونہ لطف اور سکون محسوس کرے۔ نیز اس کے اخلاقی، جسمانی اور ذہنی قویٰ پوری طرح نشوونما پا سکیں۔

اسلام نے جہاں دولت پیدا کرنے کے ذرائع بتائے ہیں وہاں چند ایک طریقوں کو نہ صرف ممنوع بلکہ حرام قرار دیا ہے۔ کیونکہ ایسے طریقوں سے انسان میں جہاں بددیانتی اور حرص و آز کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ وہاں یہ سوسائٹی کی نشوونما کیلئے بھی مضرت رساں ہیں۔ حصولِ دولت کے حرام طریقوں میں:۔

- چوری کرنا
- جوا کھیلنا
- سٹہ بازی
- شرط لگا کر روپیہ کمانا
- رشوت لینا
- دھوکہ سے مال حاصل کرنا
- کم تولنا
- غلط ترازو اور پیمانے رکھنا شامل ہیں

ان طریقوں کے استعمال کی اسلام نے سختی سے ممانعت کر دی ہے۔ گویا اسلام نے قوتِ حلال پر سب سے زیادہ زور دیا، جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان کیا گیا ہے۔ کام کرنا ایک ہنر ہے اگر اس ہنر کو فہم و فراست اور شعور کے ساتھ استعمال نہ کیا جائے تو بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب بنتا ہے اور انسانی برادری قحط، افلاس، بیروزگاری، جہالت اور ذہنی خلفشار کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا

کھاؤ، پیو اور اسراف مت کرو۔ تو گویا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی جائز خواہشات کی تسکین کے لئے دولت پیدا کریں اور اس سے لطف اندوز ہوں لیکن اسراف سے دور رہیں۔ اسلام نے جہاں اپنے ماننے والوں کو انفرادی طور پر حصولِ مسرت و انبساط کی اجازت دی ہے وہاں ان پر حقوق العباد بھی فرض ٹھہرائے گئے ہیں یعنی ہمیں اپنی مسرتوں میں اپنے عزیز و اقارب۔ ہمسایوں، محلہ داروں اور پھر ملک کے غربا اور تنگ دست لوگوں کو بھی شامل کرنا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے زکوٰۃ اور خیرات مقرر ہیں کہ ہم اپنی دولت کا ایک مقررہ حصہ غرباء اور مساکین کو دیں۔ اس سلسلہ میں نمائش اور دکھاوے سے سخت ممانعت کی گئی ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ سخاوت کرتے وقت نمائش کرتے ہیں۔ ان کا ساتھی شیطان ہے۔ آنحضرت صلعم کی احادیث مقدسہ سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ہمیشہ خوش و خرم دیکھنا پسند کرتا ہے اس سلسلہ میں حدیث رسول صلعم ہے کہ

"خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر
اپنی نعمتوں کے نشانات دیکھنا
پسند فرماتا ہے"۔

فضول خرچی اور تضیع دولت معاشرے کی قباحتوں میں سے ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خرچ میں میانہ روی اختیار کریں اپنی جائز خواہشات کو تسکین دینے کیلئے جائز مقدار میں دولت صرف کریں۔ . . .

. . . .

. . . . . . اگر ہمارے پاس فالتو دولت ہو تو زکوٰۃ و خیرات ادا کرنے کے بعد اس کو تجوریوں میں قید کرنے یا زمین میں دفن کرنے کے بجائے حکومت کو بطور قرض دیں یا چھوٹی بچتوں کی رقوم میں لگائیں اور ملک کے دفاع کو مضبوط بنانے میں حصہ لیں۔ اس طرح فالتو دولت ایک تو ضائع ہونے سے بچ سکتی ہے۔ دوسرے اس سے مناسب فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اصل پونجی CAPITAL کی کثرت کے باعث ملک معاشی، تجارتی صنعتی اور زراعتی لحاظ سے ترقی کر سکتا ہے اور ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر اعلیٰ معیار زندگی کے حامل بن سکتے ہیں۔

پاکستان کی موجودہ حکومت عوام کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کے لئے اسلامی عدل و مساوات کے اصولوں کو سرعت کے ساتھ ترویج دے رہی ہے۔ جس سے ملک بہت جلد ترقی کے اعلیٰ مدارج پر پہونچ جائے گا۔

سیکرٹریان مال کی توجہ کیلئے

امسال بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں بجائے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کے ۲۲-۲۳-۲۴- جنوری مقرر ہوئی ہیں۔ اس طرح چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے مزید ایک ماہ کا عرصہ مل گیا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال مہربانی فرماکر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ان دنوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔ تا آنکہ بجٹ کے مطابق وصولی ہو جائے۔ زمیندار جماعتیں فصل خریف بہت حد تک برداشت کر چکی ہیں۔ اور ان کے لئے چندہ ادا کرنے میں سہولت پیدا ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ انعقاد جلسہ سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

انسپکٹران بیت المال بھی جہاں جہاں جائیں۔ احباب جماعت کو اس طرف خاص توجہ دلائیں۔

(ناظر بیت المال)

صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ کے متعلق

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا فیصلہ

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائیگی۔ اُس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے۔ اس کی روشنی میں تمام لجنات شروع سال ہی سے اپنے اپنے ہاں نمائش کی تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ اس سال نمائش نہایت شاندار پیمانہ پر منعقد کی جاسکے۔

۱- ہر لجنہ اماء اللہ کی تیار کردہ اشیاء کا الگ سٹال ہوگا۔ جس پر کام کرنے والیاں اُسی لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہونگی چیزوں کی فروخت اور حساب کتاب کی ذمہ داری بھی وہی ہوں گی۔

۲- نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ جج تمام اشیاء کو دیکھ کر اُن کے اوّل۔ دوئم کا فیصلہ کریں گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران ہی میں انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دیئے جائیں گے۔

۱- بُنائی (KNITTING) پر اوّل اور دوئم (۲)، کروشیا پر اوّل اور دوئم انعام (۳)، ہاتھ کی کڑھائی پر اوّل اور دوئم انعام (۴)، مشین کی کڑھائی پر اوّل اور دوئم انعام (۵)، فینسی کام پر اوّل اور دوئم انعام (۶)، متفرق اشیاء پر اوّل۔ اور دوئم انعام علاوہ ہاتھ سے کام بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات بھی لائیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے موقع پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر۔ قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔

(سیکرٹری شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہوگئی ہے

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ جس میں بیرونی لجنات کی سالانہ رپورٹ بھی شامل ہے شائع ہو گئی ہے۔ قیمت فی رپورٹ علاوہ محصولڈاک دو روپے رکھی گئی ہے۔ تمام لجنات کو ایک ایک کاپی بذریعہ وی۔ پی بھجوائی جارہی ہے۔ لجنات وصول کر کے اپنے ریکارڈ میں رکھیں جو لجنات زیادہ تعداد میں کاپیاں منگوانی چاہیں۔ وہ دفتر کو لکھ کر منگوا سکتی ہیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نائیجیریا میں بی۔ اے بی ٹی کی ضرورت

مسلم ٹریننگ کالج لیگوس کے لئے ایک بی اے بی ٹی کی ضرورت ہے درخواست کنندہ دوست اپنی درخواست بمع کوائف ضروریہ اور تصدیق امیر جماعت وکالت تبشیر ربوہ میں بھجوا دیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری لال دین صاحب موضع گرد پنڈی تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۵۹/۱۲/۲۴ بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے صبح سیالکوٹ میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ مرحوم نے ۸۵ سال کی عمر پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے بھی درخواست دعا ہے نیز پسماندگان کیلئے بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

(خاکسار۔ منیر احمد سیالکوٹی مکان نمبر ۶۱۵ شادباغ حلقہ مصری شاہ لاہور۔)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام پیش کریں

الفضل کے ذریعہ جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ سے اپیل کی گئی تھی۔ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد خطبہ جمعہ مورخہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۵۸ء کے پیش نظر ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اس ضمن میں متعدد مجالس کی طرف سے ایسے خدام کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اب جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی تبدیلی کی وجہ سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے خدام بجائے ۲۳ر دسمبر کے ۲۰ر جنوری تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کریں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پورے اموال پر زکوٰۃ ادا کی جائے

عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْخَصَاصِیَّۃِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَھْلَ الصَّدَقَۃِ یَعْتَدُوْنَ عَلَیْنَا اَفَنَکْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا یَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (مشکوٰۃ)

یعنی بشیر بن خصاصیہ نے بیان کیا۔ کہا۔ ہم نے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا کہ زکوٰۃ لینے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنے مالوں میں سے اسی قدر چھپا لیا کریں۔ جس قدر کہ زیادتی کرتے ہیں؟ فرمایا ہرگز نہیں (یعنی مال چھپایا نہ کرو) گویا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اموال کو چھپانا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اموال میں کشائش بخشی ہے وہ اپنے اموال کا پورا جائزہ لے کر پوری زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ زکوٰۃ باقی اموال کو پاکیزہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی فرمایا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ۔

یعنی ان کے اموال میں سے زکوٰۃ لیا کر۔ تاکہ اس کے ذریعہ ان کو پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزم کمال الدین حبیب احمد۔ ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے دے رہا ہے۔ اس کی وقف زندگی کے پیش نظر۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(روشن الدین واقف زندگی مسقط العرب)

۲- محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول کی بیٹی اب تک بیمار ہے سب بھائی اور بہنوں کی خدمت میں اس بچی کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد شفیع دارالرحمت وسطی ربوہ)

۳- میری بھاوجہ عرصہ دو ماہ سے بوجہ لقوہ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر احمد کلرک بیت المال ربوہ)

۴- خاکسار کا پانچواں لڑکا۔ پی۔ اے۔ ایف فلائیٹ کیڈٹ۔ رشید احمد بھٹی ہوائی جہاز کی اعلیٰ ٹریننگ کے لئے امریکہ روانہ ہو رہا ہے۔ درخواست دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ بچے کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور نمایاں کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس لاوے (آمین)

(میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان لیاقت آباد منڈی)

۵- میں محکمانہ تبدیلی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے اس پریشانی کے دور ہونے کی دعا کریں۔

(مقبول احمد بھٹی محکمہ نہر جہلم)

اعلان ولادت

مورخہ چار دسمبر ۱۹۵۹ء کو میرے بڑے بھائی چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے چھ بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام عبد الوکیل تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری عبد الکریم بھٹہ صاحب گیسٹر انڈسٹریز کراچی کا پوتا ہے۔

احباب جماعت زچہ و بچہ کی صحت والی لمبی زندگی کے لئے خاص طور پر دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین نیز والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (آمین یا ارحم الراحمین)

(چوہدری عطاء احمد بھٹہ فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

زراعت کی ترقی کیلئے پانچ ارب ۵۳ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا

دوسرے پنجسالہ منصوبے کا اعلان، ناداری اور پسماندگی ختم کرنے کا عزم

ایک ارب روپیہ کے زائد ٹیکس لگائے جائیں گے

راولپنڈی ۲۱ دسمبر - کل قومی اقتصادی کونسل نے دوسرے پنج سالہ منصوبے کے خاکے کی منظوری دے دی۔ اس کے بعد حکومت نے اس منصوبے کی تفصیلات کا اعلان کر دیا۔ منصوبے پر بطور مجموعی انیس ارب روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ اس میں سے ساڑھے گیارہ ارب روپیہ سرکاری شعبے اور ساڑھے سات ارب روپیہ غیر سرکاری شعبے کے لئے مخصوص ہے۔

منصوبہ عوام سے بہت بڑی کفایت شعاری کا متقاضی ہے اور اس کا منتہائے مقصود ناداری اور پسماندگی کی لعنتوں کو ختم کرنا ہے۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے پر یکم جولائی ۱۹۶۰ء سے عمل شروع ہو جائیگا۔ یہ منصوبہ عوام سے زیادہ جدوجہد شروع کرنے زیادہ ٹیکس قبول کرنے اور رضاکارانہ طور پر روپیہ پس انداز کرنے کا تقاضا کریگا۔ تاکہ وہ مستقبل میں مرفہ الحالی اور خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں۔ پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل کے بعد دستیاب ہونے والی ضروری اشیاء کی تعداد میں ساڑھے سات فی صد اضافہ ہو جائیگا منصوبے کے مطابق قومی آمدنی میں بیس فی صد اضافہ ہو جائیگا۔ غلے کی پیداوار بیس فی صد بڑھ جائے گی زراعت پر پانچ ارب ترپن کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا تاکہ پندرہ لاکھ ایکڑ اراضی کے لئے آبپاشی کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اور تیرہ لاکھ ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنایا جائے۔ منصوبے کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ زرمبادلہ میں بیس فی صد اضافہ کیا جائے۔ منصوبے کے مطابق بڑی صنعتوں میں پچاس فی صد اور چھوٹی صنعتوں میں پندرہ فی صد توسیع کی جائے گی۔ صرف چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے پچھتر کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا۔ اسی طرح خاص سرحدی علاقوں کی ترقی کے لئے پچاس کروڑ روپیہ خرچ ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ آئندہ پانچ برس کی مدت میں آبادی میں نو فی صد کے حساب اضافہ کی توقع ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ فی کس آمدنی میں دس فی صد اضافہ ہوگا۔ منصوبہ بندی کرنے والوں کی تجویز یہ ہے۔ کہ آئندہ پانچ سال میں ایک ارب روپیہ کے زائد ٹیکس لگائے جائیں۔ اس منصوبے کی وجہ سے تعلیم صحت، مکانات کی فراہمی اور سماجی بہبود کی سہولتوں میں اچھا خاصا اضافہ ہوگا۔

آج دوسرے پنج سالہ ترقیاتی منصوبے کا حسب ذیل خلاصہ شائع کیا گیا۔

دوسرے پنج سالہ (۱۹۶۰ - ۶۵ء) منصوبے پر صرف ہونے والی رقم کا اندازہ انیس ارب روپیہ ہے۔ اس میں سے ساڑھے گیارہ ارب روپیہ سرکاری شعبے میں اور ساڑھے سات ارب روپیہ نجی شعبے کے لئے مخصوص ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے پنج سالہ منصوبے کی ترقیات کے مصارف کے لئے پچاس فی صد سے زیادہ رقم رکھی گئی ہے۔ اس طرح پہلے پنجسالہ منصوبے پر جو اخراجات آئے ہیں۔ ان کی نسبت دوسرے پنج سالہ منصوبے میں ساٹھ فی صد زیادہ رقم رکھی گئی ہے۔ دوسرے پنجسالہ منصوبے میں جن امور کو خاص طور پر مدنظر رکھا گیا ہے ان میں یہ امور بھی شامل ہیں (۱) پہلے پنجسالہ منصوبے سے حاصل شدہ فوائد کو مستحکم کیا جائے (۲) ترقیات کی رفتار تیز تر کر دی جائے۔ ملک میں اس طریقے سے زرعی ترقی کی جائے جو ملک میں صنعتی انقلاب بپا کرنے میں امداد دے۔ دوسرے پنج سالہ منصوبے کے مقاصد میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ غلہ کی پیداوار میں بیس فیصد اضافہ کیا جائے اگر یہ مقصد حاصل ہو گیا تو توقع ہے۔ کہ ۱۹۶۵ء کے آخر تک ملک غلے کے لحاظ سے خود کفیل ہو جائیگا۔ دوسرے منصوبے کے مطابق صنعتی لحاظ سے بھی ملک اچھی خاصی ترقی کریگا۔ منصوبے میں تجویز کیا گیا ہے۔ کہ بڑی صنعتوں میں پچاس فیصد اور چھوٹی صنعتوں میں پندرہ فی صد توسیع کی جائے۔ دوسرے پنج سالہ منصوبے کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے۔ کہ ۱۹۶۵ء تک قومی آمدنی میں بیس فی صد اضافہ کیا جائے۔ اس سے ملک کی معیشت کو خود کفیل بنانے میں بڑی امداد ملے گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ اگر ملک کے اقتصادیات اسی رفتار سے ترقی کرتے رہے تو ۱۹۷۵ء تک قومی آمدنی دگنی اور ۱۹۸۵ء تک چوگنی ہو جائے گی۔ منصوبے میں ۱۹۶۵ء تک آبادی میں متوقع نو فیصد اضافہ کا حساب لگا کر یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ منصوبے کی تکمیل پر فی کس آمدنی میں اس فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ پہلے پنج سالہ منصوبے کے نتیجے میں عملی طور پر فی کس آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا۔ منصوبہ بندی کمیشن نے منصوبہ کو حقیقت پر مبنی قرار دیا ہے۔ لہٰذا اس میں مندرج سکیمیں پایہ تکمیل تک پہنچائی جا سکتی ہیں۔ اور آمدنی کے لئے جو تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس میں اضافہ کی توقع ہو سکتی ہے۔ اس منصوبے کو کسی حالت میں پرانی طرز کا منصوبہ نہیں کہا جا سکتا۔

منصوبہ بندی کمیشن کے صدر نے منصوبہ کے خاکے کے پیش لفظ میں لکھا ہے۔ جس ملک کو اپنی اقتصادی ترقی کی شرح میں اچھا خاصا اضافہ کرنا مطلوب ہو۔ وہ اپنے ترقیاتی پروگراموں کو ان ذرائع تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ جن کا تخمینہ نہایت سے لگایا گیا ہو نہ ہی وہ ان دوستوں کی امداد پر زیادہ سے زیادہ انحصار کر سکتا ہے

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

میں ہے۔ انّ الذین قالوا ربّنا اللّٰہ ثمّ استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں اور پھر استقامت اختیار کرتے ہیں۔ فرشتے ان کو بشارت کے الہامات سناتے رہتے ہیں اور ان کو تسلی دیتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو بذریعہ الہام تسلی دی گئی لیکن قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ اس قسم کے الہامات یا خوابیں تمام مومنوں کے لئے ایک روحانی نعمت ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں اور ان الہامات کے پانے سے وہ لوگ امام وقت سے مستغنی نہیں ہو سکتے اور اکثر یہ الہامات ان کے ذاتیات کے متعلق ہوتے ہیں اور علوم کا افاضہ ان کے ذریعہ سے نہیں ہوتا اور نہ کسی عظیم الشان غلبہ کے لائق ہوتے ہیں اور بہت سے کہ جو ... کے قابل نہیں ہوتے بلکہ بعض وقت ٹھوکر کھانے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک امام کی دستگیری افاضہ علوم نہ کرے تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہیں ہوتا"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متذکرہ بالا رسالہ میں امام الزمان کی صفات بالوضاحت بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ:

"اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی خدا تعالےٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل اور عنایات سے وہ امام الزمان میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالےٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں"

اس کے بعد حضور اقدسؑ نے فرمایا ہے کہ:-

"خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں

(۱) میں قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۲) میں قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے یہ خدا تعالےٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند"

(ضرورۃ الامام)

ان چار نشانوں میں سے دوسرا نشان قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کرنے کے متعلق ہے۔ جن لوگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے مطالعہ غور سے کرنے کی نعمت ملی ہے وہ جانتے ہیں جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے وہ آپ پر پوری پوری طرح منطبق ہوتا ہے اور آپ نے قرآن کریم کے جو حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ ... ایک صاحب عقل و فہم یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ قرآن فہمی اور تفسیر القرآن میں اللہ تعالےٰ آپ کی مدد کرتا رہا ہے ٭

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بڑے لڑکے شیخ سعید احمد رشید ... ریلوے میو گارڈن لاہور کو دو توام بچے عطا فرمائے ہیں یہ دونوں بچے شیخ مسعود احمد صاحب رشید مرحوم کے پوتے اور ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کڑک آف پاک دیزایکس رے کے نواسے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ دونوں بچوں کو لمبی عمر اور صحت و ترقیات عطا فرمائے اور احمدیت کے لئے ان کا وجود بابرکت ثابت ہو۔ آمین

(بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید آف جمیل جی برادرز ملتان چھاؤنی)

نرخ کم کرنے کیلئے زرعی اور صنعتی پیداوار بڑھانے کی ضرورت

انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کے اجلاس میں وزیر خزانہ کی تقریر

کراچی یکم جنوری۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ نرخوں میں اضافہ کا رجحان روکنے کے لئے صنعتی اور زرعی پیداوار بڑھانا ضروری ہے۔ آپ نے کہا حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ بالآخر کوئی کنٹرول باقی نہ رہے۔ لیکن کنٹرول فوراً ختم کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

وزیر خزانہ کل شام انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کے آٹھویں سالانہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے حکومت کی اس پالیسی کا اعلان کیا کہ بالآخر کوئی کنٹرول باقی نہیں رہنا چاہئیے ساتھ ہی آپ نے کہا اس سلسلہ میں حکومت پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے مناسب حالات پیدا کرنا ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ عوام کو بعض بدعنوانیوں سے بچائے اس لئے نرخوں پر کنٹرول ضروری ہے تاہم یہ کنٹرول ایک عبوری اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔

وزیر خزانہ نے تاجروں، صنعت کاروں اور بینکاروں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ملک کی معیشت بحال کرنے کے لئے اپنا فرض ادا کیا۔ آپ نے کہا کہ نرخوں میں اضافے کا رجحان ختم کرنے کے لئے صنعتی اور زرعی پیداوار بڑھانا ضروری ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغ لائبیریا (مغربی افریقہ) حال مقیم ربوہ کو مورخہ ۳۰ دسمبر ۵۹ء بروز چہارشنبہ دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نومولود کا نام "محمد ادریس" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے اور وہ والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین

اعلان

"جلسہ سالانہ پر پشاور سے ۲۰ جنوری ۶۰ء کو خیبر ایکسپریس کے ساتھ ایک زائد بوگی لگوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ پشاور، بنوں اور مردان۔ نوشہرہ کو اس سے پورا فائدہ حاصل کرنا چاہئیے۔ اور امراء صاحبان کو چاہئیے۔ کہ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد سے مندرجہ ذیل پتہ پر جلدی اطلاع دیں۔

(مولا بخش جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور معرفت کاز ریڈار باب روڈ پشاور)

چھاؤنی

موسمی بخار اور اس کے علاج پر ایک مقالہ

مورخہ ۳ جنوری ۱۹۶۰ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیو فضل عمر ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن کے اجلاس میں موسمی بخار اور اس کا علاج کے موضوع پر ایک مقالہ پیش کریں گے۔ مقالہ کے بعد سوال و جواب کیلئے بھی وقت رکھا گیا ہے۔ ایسوسی ایشن کے اراکین کے علاوہ دیگر اہل ذوق حضرات کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے اجلاس خلافت لائبریری کی عمارت ادارۃ المصنفین کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ (جنرل سیکرٹری فضل عمر ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ بعارضہ کینسر بیمار ہے۔ اور چچا صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(سمیع اللہ صاحب دفتر سیشن جج ضلع منٹگمری مقیم لاہور ۳۱/۹ لوئر مال لاہور)

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں!

بل ہائے ایجنسی ماہ دسمبر ۵۹ء ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ جنوری ۱۹۶۰ء تک ہو جانی ضروری ہے۔ ایجنٹ صاحبان نوٹ فرمالیں

(مینجر الفضل)